روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۲ سوموار ۷ - جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۲۲ - نبوت ۱۳۷۲ ہش ۲۲ - نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی بننے کی فکر کرو

ہر قسم کے حسد، کینہ بغض غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں سے اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(اور متقیوں کا انجام تیرے رب کے حضور بہت اچھا ہے)

اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے، لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گذر جاوے ڈھانپتا ہے، لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے اور کبھی کبھی خدا تعالیٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بیباک ہو جاتا ہے اس وقت ذوانتقام کی صفت کام کرتی ہے اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۸)

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتوں کی قدر کرنی چاہیئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

سارے کمالات اور علوم کا پتہ کان سے لگ سکتا ہے۔ یا نظارہ قدرت کو دیکھ کر انسان باخبر ہو سکتا ہے۔ یہ عظیم الشان عطیے بھی کس کی جناب سے ملے؟ مولیٰ کریم ہی کے حضور سے ملے۔ آنکھیں ہیں تو نظارہ قدرت کو دیکھتی ہیں۔ خدا کے پاک بندے اس کے پاک صحیفوں کو دیکھ کر حظ اٹھائیں۔ کان کے عطیہ کے ساتھ زبان کا عطیہ بھی آگیا کیونکہ کان اگر نہ ہو تو زبان پہلے چھن جاتی ہے۔ اب اگر ان میں سے کوئی نعمت چھن جاوے تو پتہ لگتا ہے کہ کیسی نعمت جاتی رہی۔ آنکھ بڑی نعمت ہے یا کان بڑی دولت ہے ان عطیوں میں کوئی بیماری یا روگ لگ جاوے تو اس ذرا سی نقصان کی اصلاح کے لئے کس قدر روپیہ۔ وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مگر یہ صحیح سالم۔ عمدہ بے عیب بے روگ عطایا اس مولا کریم نے مفت بے مزد عنایت فرمائے ہیں۔ یوں نظر اٹھاتے ہیں تو وہ عجیب در عجیب تماشاہائے قدرت دیکھتے ہوئے آسمان تک چلی جاتی ہے۔ ادھر نظر اٹھاتے ہیں تو خوشکن نظارے دیکھتی ہوئی افق سے پار جانکلتی ہے۔ کان کہیں کہیں دلکش آوازیں سن رہے ہیں۔ کہیں معارف و حقائق قدرت کی داستان سے حظ اٹھاتے ہیں۔ کہیں روحانی عالم کی باتوں سے لطف اٹھا رہے ہیں۔ بے شک یہ مولا کریم ہی کا فضل اور احسان ہے کہ ایسے انعام کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے اور پھر ایسی بے بہا نعمتیں عطا کرتا ہے کسی کی ماں۔ کسی کا دوست کسی کا باپ وہ نعمتیں نہیں دے سکتا جو خدا تعالیٰ نے دی ہیں پھر اس پر بس نہیں فرمائی (۔) ہم نے انسان کو ایک راہ بتلائی یہی ایک مسئلہ ہے جو بڑا ضروری تھا۔ ہم پیدا ہوئے سب کچھ ملا۔ مگر کوئی کتنی کوششیں کرے ہمیشہ کے لئے نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا۔ سارے انبیاء و رسل تمام اولیاء، کبراء ملت تمام مدبر اور بڑے بڑے آدمی سب کے سب چل دیئے پس کوئی ایسا انعام ہو جو ابد الآباد راحت اور سرور کا موجب ہو اس کے لئے فرمایا (۔) ہم نے ایک راہ بتلائی اگر اس پر چلے تو ابد الآباد کی راحت پا سکتا ہے اس پاک راہ کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی معرفت ہوئی۔

(از خطبہ ۳۰/ اکتوبر ۱۸۹۹)

پروگرام عشرہ وقف جدید

مورخہ ۲۱۔ نومبر تا ۳۰ نومبر ۹۳ء

○ ۱۔ سال رواں جو کہ دسمبر ۹۳ء میں ختم ہو رہا ہے۔ اس کی سو فیصدی وصولی مکمل کی جائے

۲۔ مرکز میں مندرجہ ذیل رپورٹ یکم دسمبر ۹۳ء تک بھجوائی جائے۔

۱۔ کل تجنید
۲۔ تعداد شامل اطفال
۳۔ وعدہ جات
۴۔ کل وصولی
۵۔ مرکز میں جمع کروائی گئی رقم
۶۔ تعداد ننھے مجاہدین

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ پاکستان

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ جو اس وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری (لندن) میں کام کرتے ہیں تین چار دن قبل بے ہوش ہو گئے تھے۔ جس پر انہیں فوراً ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا جہاں وہ Intensive care میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحبان ابھی تک کسی صحیح تشخیص پر نہیں پہنچ سکے۔

مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب پہلے بھی دماغ کے ٹیومر کی وجہ سے زیر علاج رہے ہیں اور اس ٹیومر کا اپریشن بھی کیا گیا تھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

○ محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب دل کی تکلیف اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انسپکٹران انصار اللہ کی خالی آسامیاں

○ انسپکٹران انصار اللہ کی خالی آسامیاں پر کرنی مطلوب ہیں خواہش مند احباب اپنی درخواستیں ۲۹۔ نومبر تک قائد صاحب عمومی دفتر انصار اللہ پاکستان ربوہ کو اپنی جماعت کے امیر / صدر کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔ انٹرویو مورخہ ۳۰۔ نومبر صبح ۱۰ بجے دفتر انصار اللہ میں ہوں گے انٹرویو کے لئے کوئی علیحدہ چٹھی نہیں لکھی جائے گی۔

امیدوار کم از کم میٹرک ہونا چاہئے عمر ۵۵ سال سے کم ہو اور صحت ایسی ہو کہ لگاتار دورے کر سکے۔ دینی شعار کا پابند اور دینی علوم سے واقفیت لازمی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا عالمی دن

گذشتہ روز بچوں کا عالمی دن منایا گیا اس موقعہ پر حسب معمول سیمینار ہوئے۔ جہاں بچوں کی زندگی بہتر بنانے کے متعلق مختلف امور کو اجاگر کیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں متعدد تجاویز پیش کی گئیں اور جن لوگوں کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں انہیں تلقین کی گئی کہ ان کا خیال رکھیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھیں۔ ان کے بہتر مستقبل کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ عالمی دن منانا ایک اچھی بات ہے۔ اور بچوں کا عالمی دن منانا تو بہت ہی اچھی بات ہے کیونکہ معاشرے کے دوسرے لوگ تو اپنے لئے کچھ نہ کچھ کر سکتے ہیں لیکن بچے اپنے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ وہ محتاج ہیں اس بات کے کہ کوئی ان کی بات کرے۔ اور بچے چونکہ انسانی معاشرہ کی عمارت کی بنیادی اینٹ ہیں اس لئے اس عمارت کو استوار کرنے کے لئے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر اور خوبصورت سے خوبصورت تر اور مفید سے مفید تر بنانے کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے کم ہوگا ہم جتنی زیادہ اس امر کی طرف توجہ دیں گے اتنا ہی اپنے معاشرہ اور اپنے مستقبل کو بہتر بنائیں گے۔

بچوں کا سب سے پہلا واسطہ تو والدین سے پڑتا ہے والدین اپنے بچوں کو بہتر زندگی دینے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچے بڑے ہو کر اچھی زندگی گذاریں۔ لیکن سب والدین بھی ایک جیسے نہیں۔ فطرت کی اور بات ہے۔ فطرت تو سب انسانوں میں ایک جیسی ہی ہے لیکن عادات تو مختلف ہو سکتی ہیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ضروری نہیں کہ سب والدین اپنے بچوں کے لئے ایک ہی طرح سوچیں یا ایک ہی جیسا کر سکیں اس معاملہ میں معاشرہ کو خاصی توجہ دینے کی ضرورت ہے ماں باپ کے بعد۔ یعنی ان کے دائرے سے نکل کر بچے کو معاشرہ کے مختلف شعبوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ سکول سے۔ محلّہ سے۔ چھوٹوں سے بڑوں سے۔ اچھوں سے بروں سے۔ یہ بڑا نازک مقام ہوتا ہے یہاں زیادہ دیکھ بھال کی ضرورت ہے بچہ کہاں ہے کیا کرتا ہے کس کا دوست ہے اس کی دلچسپیاں کیا ہیں۔ یہ ساری باتیں اس کی شخصیت بنانے میں کام آتی ہیں۔

پس بچوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے سب سے لازمی بات یہ ہے کہ گھر میں بھی اور باہر بھی ان کا خیال رکھا جائے۔ ان کی رہنمائی کی جائے۔ والدین نہ کر سکیں تو معاشرہ کرے۔ کیونکہ بچوں کے مستقبل کا اثر ان کی اپنی ذات یا ان کے والدین پر ہی نہیں پڑتا بلکہ پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔

آیئے ہم سب مل جل کر تمام بچوں کا خیال رکھیں۔

تم مرے قافلے کے ساتھ چلو
راستوں کا چراغ بن کے جلو
اکتسابِ ضیاء کرو ہر دم
ظلمتوں میں بھی خوب پھولو پھلو

ابو الاقبال

.....اب کوئی دھوکا نہ کھائیں گے.....

رائے دہی کے حق پہ نہ چرکا لگائیں گے
اس حق کو ہم وطن کا مقدر بنائیں گے

آئینۂ ضمیر پہ کیوں گردِ بے بسی
آئینۂ ضمیر کو ہم جگمگائیں گے

اے راہِ انتخاب تری عظمتوں کی خیر
ہم آبروئے قوم کو منزل بنائیں گے

ذہنوں کی انجمن میں سیاسی شعور ہے
ہم ہوشمند اب کوئی دھوکا نہ کھائیں گے

تکمیلِ رنگ و بوئے گلستاں کے واسطے
کانٹے بھی مل گئے۔ انہیں دل سے لگائیں گے

یہ مرحلے خلوص و مروّت کے دوستو
آئندہ زندگی میں بڑے کام آئیں گے

صاحب دلوں کا ہم کو ہی کرنا ہے انتخاب
ہم ہی نظامِ عدل و مساوات لائیں گے

ہم جانتے ہیں ووٹ امانت ہے قوم کی
ہیرے کی اس کنی کی نہ قیمت لگائیں گے

ثاقب بہار گل کی بصیرت بکھیر کر!
ہم روشنی کے پھول چمن میں کھلائیں گے

ثاقب زیروی

اگر تم خدا تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ذلیل اور حقیر سمجھو اور ہمیشہ ڈرتے رہو کہ کہیں تمہارے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ نہ ٹھہریں اور وہ اس کے حضور قبولیت کا شرف حاصل نہ کر سکیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یک دمے گر رشحِ فیضش کم شود
ایں ہمہ خلق و جہاں برہم شود

اگر ایک لحظہ کے لئے بھی اس کے فیض کی بارش کم ہو جائے تو یہ سب مخلوقات اور جہان درہم برہم ہو جائیں

یک نظر قانونِ قدرت رابہیں
تاشناسی شانِ ربُّ العالمیں

قانون قدرت پر ایک نظر ڈال تا کہ تو رب العالمین کی شان کو پہچانے

کاخِ دنیا راچہ دید استی بنا
کزپئے آں مے گذاری صدق را

کاخ دنیا کی پائیداری ہی کیا ہے؟ جو اس کی خاطر تو سچائی کو چھوڑتا ہے

عابد آں باشد کہ پیشش فانی است
عارف آں کو گویدش لاثانی است

عابد وہ ہے جو خدا کے سامنے فانی ہے عارف وہ ہے جو کہتا ہے کہ وہ لاثانی ہے

ترک کُن ناراستی ہم عذرِ خام
میل سوئے راستی چوں شد حرام

جھوٹ اور بہانہ بازی چھوڑ دے۔ سچ کی طرف رغبت کرنا تجھے کیوں حرام ہو گیا

راہ بد را نیک اندیشیدۂ
اے ہداک اللہ چہ بد فہمیدۂ

غلط راستے کو تو نے صحیح سمجھ لیا ہے تجھے خدا ہدایت دے کیسا غلط سمجھا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں انسان کی کم مائیگی اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیض ہی سے اس دنیا کا قیام ہے اور اگر وہ چاہے تو یہ ساری مخلوقات درہم برہم ہو جائے اور ایسا وہ ایک لحظہ میں کر سکتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فیض کی بارش نہ برسے یا کم ہو جائے یعنی اگر انسان کے شامل حال اس کے فیض کی نعمت نہ رہے تو دنیا میں کوئی چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ حضور قانون قدرت کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ قانون قدرت کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتوں کا نشان مل سکتا ہے اگر انسان اللہ تعالیٰ کو تمام جہانوں کے پالنے والے کی حیثیت سے دیکھنا اور محسوس کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی چیز پر نظر ڈالے اور اس بات پر بھی کہ کس طرح اس کا بنایا ہوا قانون قدرت کارخانہ دنیا کو چلا رہا ہے۔

حضور قاری سے پوچھتے ہیں کہ یہ دنیا جو انتہائی طور پر ناپائیدار ہے جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ ایک پل میں کیا سے کیا ہو جائے گا۔ کیا اس دنیا کی خاطر تو سچائی کو چھوڑتا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے پرے ہٹتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ ساری قدرتوں کا مالک ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہمیشہ رہنے والی ہستی سے تعلق توڑ لے اور ایک انتہائی ناپائیدار ہستی کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے۔

حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک حقیقی معنوں میں عبادت کا سوال ہے ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اپنے آپ کو اس کے سامنے فانی سمجھتا ہے۔ اور صحیح طور پر معرفت کا علم رکھنے والا وہی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو لاثانی سمجھے۔

جسے اس بات کا احساس ہو جائے۔ اور جو اس یقین پر قائم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ جیسی کوئی دوسری ہستی موجود نہیں ہے۔ حضور نصیحت کے طور پر فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ جھوٹ اور بہانہ سازی سے ہرگز ہرگز کام نہ لیا جائے اور استفسار فرماتے ہیں کہ سچ کی طرف مائل ہونا کسی انسان کو اتنا برا کیوں لگتا ہے کہ اسے وہ حرام سمجھے حضور اصلاح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا نے غلط راستے کو صحیح سمجھ لیا ہے اور پھر دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے قاری کو ہدایت دے اور اسے یہ بات سمجھا دے کہ اس نے جو کچھ سوچا ہے غلط ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دنیا کی ناپائیداری اور عبادت کی حقیقت اور اسی طرح معرفت کا مقام، انسان کا عجز و انکسار اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے ظہور کا بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم صحیح راستے پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فیض سے ہمیشہ حصہ پاتے رہیں اور اپنی کسی کوتاہی یا کم نظری کی وجہ سے اپنے آپ کو غلط خیالات میں غلطاں نہ کریں اے خدا تو ایسا ہی کر۔

امتہ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بچے

رسول اکرم ﷺ نے جو خود یتیم تھے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش اور حفاظت کرنے والا جنت میں دونوں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ میری دو انگلیاں اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اٹھا کر ملا کر دکھائیں۔

پھر فرمایا:۔

جو شخص اپنے کھانے پینے میں یتیم کو شامل کرتا ہے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

پھر فرمایا:۔

یتیم کا مال کھانا ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔

رسول کریم ﷺ یتیموں سے بے پناہ محبت و شفقت کا سلوک فرماتے ان کی دیکھ بھال کی طرف خاص توجہ دیتے تھے۔ آپ کے حکم سے بیت المال سے یتامیٰ کو وظائف دئے جاتے اور ان کی ضروریات پوری کی جاتیں۔

ایک دفعہ مکہ کے بازاروں میں ایک یتیم بچہ روتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے پاس اتنے کپڑے بھی نہ تھے کہ وہ اپنا جسم اچھی طرح سے ڈھانپ لے۔ اس کے پاؤں زخمی تھے حضورؐ جو بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے آپؐ کی آنکھیں اسے دیکھ کر بھر آئیں اور کوئی ہوتا تو پرواہ بھی نہ کرتا۔ اور دیکھ کر پاس سے گذر جاتا مگر آپؐ نے آگے بڑھ کر بچے کو گود میں اٹھا لیا۔ اس نے کئی روز سے کچھ کھایا بھی نہ تھا۔ آپؐ اسے گھر لے گئے کھانا کھلایا۔ کپڑے پہنائے۔ اور اسے اپنے بچوں کی طرح رکھا اور اس کے رشتہ داروں کو اطلاع دی اور ان کے پاس پہنچایا۔

بچے سے پوری قوم کا مستقبل وابستہ ہوتا ہے اس لئے بچپن ہی سے بچے کو اس طرح تیار کیا جانا چاہئے کہ وہ کل کو پیش آنے والی تمام تر ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے جس طرح اولاد کی تربیت کی اور قدم قدم پر بچوں کی رہنمائی فرمائی وہ بچوں پر عظیم احسانات ہیں۔

حضرت انسؓ جو کہ آنحضرت ﷺ کے خادم تھے۔ جب بچے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ بچے نماز میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھا کرو۔ اور ادھر ادھر نہ دیکھا کرو۔

ایک مسلمان بچہ جس کا نام افلح تھا وہ نماز میں سجدہ میں پھونکیں مار رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے افلح نماز میں پھونکیں نہ مارا کرو۔ منہ کو مٹی لگتی ہے تو لگنے دو۔

حضرت عبداللہ آنحضرت ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ جب وہ ابھی چھوٹے تھے تو حضور کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کی خاطر اپنی خالہ کی وجہ سے ایک رات آپؐ کے گھر میں ٹھہر گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ تہجد

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شمائل

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ:-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے زمانہ کے جس قدر آدمی ہیں سب کو حضور سے اپنے اپنے طریق کے مطابق محبت تھی۔ اور ہے۔ مگر جس قدر ادب و محبت حضور سے حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کو تھا اس کی نظیر تلاش کرنی مشکل ہے چنانچہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا وہاں ذکر ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کرنے کو ارشاد فرمایا۔ مگر یہ کہ وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اس وقت محترمہ امتہ الحی صاحبہ بھی جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آگئیں۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سن کر جوش سے فرمانے لگے کہ مجھے تو اگر مرزا کہے کہ اپنی اس لڑکی کو نہالی (نہالی ایک مہترانی تھی جو حضرت صاحب کے گھر میں کماتی تھی) کے لڑکے کو دے دو تو میں بغیر انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ سخت عشق و محبت کا تھا مگر نتیجہ دیکھ لیں کہ بالآخر وہی لڑکی حضور اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی جو خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حسن و احسان میں نظیر ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کی زندگی کے آخری زمانہ میں اکثر دفعہ احباب آپ کے لئے نیا کرتہ بنوالاتے تھے۔ اور اسے بطور نذر پیش کرکے تبرک کے طور پر حضور کا اترا ہوا کرتہ مانگ لیتے تھے اس طرح ایک دفعہ کسی نے میرے ہاتھ ایک نیا کرتہ بھجوا کر پرانے اترے ہوئے کرتہ کی درخواست کی گھر میں تلاش سے معلوم ہوا کہ اس وقت کوئی اترا ہوا بے دھلا کرتہ موجود نہیں جس پر آپ نے اپنا مستعمل کرتہ دھوبی کے ہاں کا دھلا ہوا دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو دھوبی کے ہاں کا دھلا ہوا کرتہ ہے اور وہ شخص تبرک کے طور پر میلا کرتہ لے جانا چاہتا ہے۔ حضور ہنس کر فرمانے لگے کہ وہ بھی کیا برکت ہے جو دھوبی کے ہاں دھلنے سے جاتی رہے چنانچہ وہ کرتہ اس شخص کو دے دیا گیا۔

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان فرمایا۔

ابھی تک وہ لوگ زندہ ہیں جو باقاعدہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ سکول کے طالب علم مہمان اور قادیان کے باشندے ہمیشہ پہرہ دیتے رہے۔ بلکہ کچھ عرصہ تک ماسٹر عبدالرحمان صاحب جالندھری کے سپرد یہ ڈیوٹی رہی۔ اور وہ سکول کے طالب علموں کا پہرہ مقرر کیا کرتے اور باریاں مقرر کرتے تھے اور یہ لوگ تھے جو راتوں کو جاگ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا کہ:-

ایک دفعہ جب بادل زور سے آئے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو صحن میں سو رہے تھے چارپائی سے اٹھ کر کمرے کی طرف جانے لگے۔ دروازہ کے قریب پہنچے کہ بجلی زور سے کڑکی میں اس وقت آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر آپ کے سر پر رکھ دیئے۔ اس خیال سے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے آپ پر نہ گرے اب یہ ایک جہالت کی بات تھی۔ بجلیاں جس خدا کے ہاتھ میں ہیں اس کا تعلق میری نسبت آپ سے زیادہ تھا۔ بلکہ آپ کے طفیل ہی میں بجلی سے بچ سکتا تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہاتھوں سے بجلی کو نہیں روکا جاسکتا مگر عشق کی وجہ سے مجھے ان باتوں میں سے کوئی بات بھی یاد نہیں رہی محبت کے وفور کی وجہ سے یہ سب باتیں میری نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ اور میں نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ یہ جہالت کی بات تھی مگر اس وقت پر میں آج بھی ہزار عقل قربان کر دینے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ یہ جہالت عشق کی وجہ سے تھی۔

جناب حکیم دین محمد صاحب نے بیان کیا کہ:-

رات کو حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) مع چیدہ چیدہ خدام اس مکان کے اوپر کے کمرہ میں استراحت فرماتے اور مہمان نیچے کے کمروں میں یا موسم کے لحاظ سے صحن میں سوتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رات کے بارہ بجے ہوں گے کہ میاں شادی خان صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے نیچے آکر مجھے جگایا اور کہا کہ بھنگن کو بلالاؤ کیونکہ حضرت اقدس کو اسہال آرہے ہیں کموڈ ہر دفعہ صاف کروانا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ ایک تو بھنگن کو لانے میں دیر بہت ہو جائے گی۔ دوسرے یہ کہ رات زیادہ گزر جانے کے باعث نہ آسکے یا پولیس والے میرے وہاں تک پہنچنے میں حائل ہوں اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں حضرت اقدس کا کموڈ خود صاف کرلیا کروں۔ آپ لوٹے سے پانی ڈال دیا کریں۔ اس سمجھوتہ پر وہ مجھے اوپر لے گئے اور میں نے پاٹ صاف کر دیا۔ انہوں نے ہاتھ دھلائے میں نے پاٹ کموڈ میں صاف کر کے رکھ دیا اور آتے ہوئے شادی خاں صاحب سے کہہ دیا میں نیچے جاکر لیٹتا ہوں۔ جب ضرورت ہوئی مجھے نیچے سے آواز دے کر بلالو۔ چنانچہ چند مرتبہ کچھ کچھ وقفے کے بعد قریباً (گھنٹہ یا کم) شادی خاں صاحب مجھے بلاتے رہے اور میں نے بخوشی اس خدمت کو سرانجام دیا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا:-

جب مولوی عبدالکریم صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے بیمار ہوئے اور ران کی تکلیف بڑھ گئی تو بعض اوقات ہم سے شدت تکلیف کے وقت نیم غشی کی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو میں حضرت صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا۔ گویا وہ سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں اور بعض اوقات کہتے تھے اور ساتھ ہی زار زار رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنا عرصہ سے حضرت صاحب کا چہرہ نہیں دیکھا تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے ابھی سواری منگاؤ اور مجھے لے چلو ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے جاؤ حضرت صاحب سے کہو میں مرچلا ہوں۔ مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر اپنی زیارت کرا جائیں۔ اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ۔ میں نیچے حضرت صاحب کے پاس آئی کہ مولوی صاحب اس طرح کہتے ہیں حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا میرا دل مولوی صاحب کو ملنے کو نہیں چاہتا۔ مگر بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مولویانی صاحبہ کہتی تھیں کہ اس وقت حضرت اماں جان پاس تھیں انہوں نے حضرت صاحب سے کہا جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اچھا میں جاتا ہوں مگر دیکھ لینا کہ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا۔ خیر حضرت صاحب نے پگڑی منگوا کر سر پر رکھ لی۔ اور ادھر جانے لگے۔ میں جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر آگے چلی گئی۔ تاکہ مولوی صاحب کو اطلاع دوں جب میں نے مولوی صاحب کو اطلاع دی تو انہوں نے الٹا مجھے ملامت کی کہ تم نے کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دی کیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے میں نے کہا کہ آپ نے خود تو کہا تھا انہوں نے کہا وہ تو میں نے دل کا دکھڑا رویا تھا تم فوراً جاؤ اور حضرت صاحب سے عرض کرو کہ وہ تکلیف نہ فرمائیں۔ میں بھاگی گئی تو حضرت صاحب سیڑھیوں کے نیچے کھڑے اوپر آنے کی تیاری کر رہے تھے میں نے عرض کر دیا کہ حضور آپ تکلیف نہ فرمائیں۔

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:-

”میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا تعالیٰ نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے اسے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے“

دوستوں کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان تحریک کے لئے قربانی پیش کرتے ہوئے اس کی عظمت اور اہمیت کے مطابق قربانی پیش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

مہمان نوازی مشرق کی ایک خوبصورت روایت

مشرقی تہذیب کی چند دلکش روایات میں مہمان نوازی کو بہت نمایاں مقام حاصل ہے اس کا تاریخی پس منظر تو یہ ہے کہ وہ علاقے جہاں آبادی کم ہوتی تھی اور فاصلے بہت زیادہ۔ شہر بھی سارے ملک میں اکاد کا ہوتے تھے اور ان کی آبادی چند ہزار نفوس سے تجاوز نہیں کرتی تھی وہاں سفر کرنے والوں کو موجودہ زمانہ کے طرز کے ہوٹل یا پرانی طرز کی سراؤں کی سہولت میسر نہیں ہوتی تھی۔ کوئی بھی مسافر جب کسی بستی میں وارد ہوتا تو وہاں کے سردار سے وہ یہ توقع رکھتا تھا کہ اس کے لئے رہنے کی جگہ اور طعام کا بندوست وہ مہیا کرے گا۔ یہ سہولت مہیا کرنا قبیلہ کی ذمہ داری تصور ہوتی۔ یہ تو ان مسافروں کا حال تھا جو بستی میں بالکل نووارد ہوتے۔ جن کے کوئی عزیز یا دوست اس بستی میں ہوتے ان کے ہاں قیام کرنا وہ اپنا حق سمجھتا اور ٹھہرانے والا اس حق کو تسلیم کرتا۔ جو لوگ قافلوں میں سفر کرتے وہ لوگ اپنی رہائش کے لئے خیمہ بلکہ خورد ونوش کا سامان ساتھ لیکر سفر کرتے اور ہتھیار بند ہوتے تاکہ راستہ میں قذاقوں سے اپنی حفاظت کر سکیں۔ یہ لوگ بھی بستی کے باہر قیام کرتے۔ بستی والے ان کا خیر مقدم کرتے کیونکہ یہ جہاں دوسرے علاقوں کی خبروں کا ذریعہ ہوتے وہاں راستہ میں چھوٹی موٹی بستیاں ان کی موجودگی کی وجہ سے کچھ تجارت اور اپنے زائد جانور فروخت کرکے اپنی آمدن بڑھاتے تھے۔ بستی میں نووارد کو بہت خوش آمدید کہا جاتا کیونکہ رسل ورسائل کی عدم موجودگی کی وجہ سے باہر کی دنیا کی خبروں کا یہ لوگ ہی واحد ذریعہ تھے۔ اگر جملہ سہولتیں مسافر کو مہیا نہ کی جاتیں تو سارے ملک میں اس قبیلہ کی ایسی بدنامی ہوتی کہ قبیلہ کے لوگ منہ دکھانے کے قابل نہ رہتے وہ شاعروں کی ہرزہ سرائی اور طعنہ زنیوں کا نشانہ بنتے اور رباقی قبائل ان سے یوں احتراز کرتے جیسے پلیگ زدہ لوگوں سے۔ قبائل ایسی صورت حال پر موت کو ترجیح دیتے تھے۔ دوسری طرف مہمان نوازی میں کمال کو چھونے والے لوگ سارے ملک کے ہیرو کا درجہ پاتے۔ حاتم طائی کا قصہ جس نے اپنا انتہائی قیمتی اور عزیز ترین ساتھی گھوڑا جس کا شہرہ سارے عرب میں تھا اپنے مہمان کے لئے جو اسے خریدنے کی غرض سے آیا تھا اور حاتم طائی کو اس بات کا علم نہ تھا اس کے اعزاز میں ذبح کر ڈالا۔ یہ واقعہ عرب کی سرزمین سے نکل کر ساری دنیا میں مہمان نوازی اور مہمان کے احترام کی مثال بن کر مشہور ہو گیا۔

ہمارے ملک میں بھی کوئی لمبے عرصہ کی بات نہیں ہمارے ہوش کے زمانہ کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اب بھی گاؤں میں اکثر ہوتا ہو کہ اگر کسی مسافر کو اچانک کسی وجہ سے کسی اجنبی گاؤں میں رکنا پڑے تو گاؤں کا نمبردار اس کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام کر دیا کرتا تھا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پاکستان اور ایشیاء کے اکثر ممالک میں جہاں اب بھی قبائلی سسٹم رائج ہے آبادی کم اور آبادیوں کے درمیان فاصلے زیادہ ہیں مثلاً بلوچستان۔ اندرون سندھ اور سرحد کے دور افتادہ علاقے ان میں یہ رواج اب بھی قائم ہے اور اسی وجہ سے وہاں مہمانوازی کی روایات باقی علاقوں کے مقابلہ میں زیادہ پختہ ہیں۔

اسلام نے تمام ان جذبات اور روایات کو جو انسانی اقدار کی خوبصورت علامتیں ہوں انہیں نہ صرف قائم رکھا بلکہ پروان چڑھایا۔ اسلام کیونکہ انسانی اخوت کا علم بردار ہے اور دنیا کے تمام لوگوں میں اتحاد چاہتا ہے نہ کہ تفریق۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان قبیلوں۔ نسلوں اور قوموں میں بٹے ہوئے ہوتے بھی آپس میں ایک لڑی میں مختلف رنگوں کے منکوں کی طرح پروئے ہوئے نظر آئیں۔ وہ انسانوں کو مختلف مذاہب۔ خصائل۔ عادات۔ معاشرت اور لباس کا احترام کرتے ہوئے ان میں اشتراک چاہتا ہے اور اس کو بڑھانے کے لئے لوگوں کا رابطہ INTERACTION ضروی ہے تبھی ارشاد ہوا کہ دنیا میں پھرو۔ رابطہ کا ذریعہ سفر ہے اور انسان سفر اس وقت اختیار کرتا ہے جب اسے اطمینان ہو کہ اسے منزل پر اور راستہ میں رہائش اور طعام کا معقول انتظام ملے گا۔ اور اسے تکلیف نہیں اٹھانی پڑیگی۔ اس چیز نے سیاحت کو بطور انڈسٹری جنم دیا اور سیاحت نے پہلے زمانہ کی سراؤں اور آج کل کے ہوٹلوں کو۔ یہ انتظامات ان لوگوں کے لئے ہیں جو شہروں میں اجنبی ہوتے ہیں۔ جن کے اس شہر میں رشتہ دار یا عزیز نہیں ہوتے۔ ان جگھوں پر آرام کی تمام سہولتیں ہوتے ہوئے بھی اپنے اندر ایک اجنبیت کا انداز رکھتی ہیں شاید اسی احساس کو کم کرنے کے لئے اب PENSION کا رواج عام ہو رہا ہے جہاں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ گھر جیسا ماحول میسر ہوتا ہے۔

مغرب میں مہمان داری کا تصور قریباً عنقا ہے اور اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو ان قوموں میں انفرادیت کی حس کچھ ضرورت سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کے معاملات میں کوئی دوسرا دخل نہ دے خواہ وہ کتنا ہی قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو نیز دوسروں کے لئے اپنے آرام کی قربانی دینے کا جذبہ بہت ہی کم ہے۔ کوئی اپنا آرام دوسرے کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ دوسروں کے لئے اگر قربانی دے گا بھی تو اپنا آرام قربان کرکے نہیں دیگا۔ پھر گھر بالعموم بہت چھوٹے ہوتے ہیں بس اتنا گھر ہوگا کہ گھر کے افراد ہی اس میں سما سکیں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ نوکر نہیں ہوتے سوائے بہت ہی امیر لوگوں کے کوئی شخص نوکر رکھنے کی توفیق نہیں رکھتا اس لئے گھر کی مالکہ کو ہی سب کام کرنے پڑتے ہیں اور بالعموم خاوند کے علاوہ بیوی بھی کوئی نہ کوئی ملازمت کر رہی ہوتی ہے۔ ان حالات میں مہمان رکھنا ان کے لئے اگر ناممکن نہ سہی انتہائی مشکل ضرور ہوتا ہے۔ پھر ان کا خیال ہے کہ جب شہروں میں بلکہ ہر جگہ ہوٹل پھر موٹل اور BED • BREAKFAST کی سہولتیں آسانی سے اور ان کی آمدن کے لحاظ سے معقول رقم پر مہیا ہیں تو آدمی دوسرے کو کیوں تکلیف میں ڈالے۔

دوسری طرف مشرق میں ہمارے حالات بھی مختلف ہیں اور مزاج بھی۔ ہم محفلیں اور گپ شپ کے رسیا ہیں اور رشتہ داری ہماری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ مغربی اقوام میں FIRST COUSIN سے آگے رشتوں کو حقیقی رشتہ سمجھا ہی نہیں جاتا جب کہ ہم ماموں کی پھوپھی کے پھوپھڑ کے ہم زلف کو بھی قریبی رشتہ دار سمجھتے ہیں ہم شادی بیاہ اپنے عزیزوں میں کرنی پسند کرتے ہیں جبکہ یورپین اقوام میں رشتہ FIRST COUSIN سے تو قطعی طور پر خارج از امکان ہوتا ہے اور رشتہ داروں میں بالعموم شادی نہیں کی جاتی۔ جب لڑکی باہر غیر لوگوں سے آتی ہے تو اسے خاوند کے عزیزوں سے کوئی انس نہیں ہوتا اور نہ خاوند کو بیوی کے رشتہ داروں سے۔

مشرق میں مہمانداری بہت بڑے اوصاف میں شمار ہوتی ہے۔ یہاں مہمان کی عزت افزائی اور اسے ہر ممکن سہولت مہیا کرنا اولین فرض سمجھا جاتا ہے بلکہ مہمان کے لئے خود بے آرامی اٹھانا عمدہ اخلاق تصور ہوتا ہے ہمارے ہاں مثل مشہور ہے کہ مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ مہمان داری کرنے والوں کے رزق میں برکت ڈالتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ابن سبیل کی بڑی رعایت کی تاکید فرمائی ہے۔ مہمان کو کھلے دل سے خوش آمدید کہنا بہت ضروری ہے اور اگر کوئی اس میں جھول دے تو سوسائٹی اسے برا سمجھتی ہے۔ مہمان پر کبھی یہ تاثر نہیں دینا چاہئے کہ اس کے آنے سے آپ کو تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے اور اسے ہر ممکن آرام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس جب فرشتے مہمان کے بھیس میں آئے تو انہوں نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ کچھ تناول فرمائیں گے یا نہیں بلکہ ان کے آتے ہی پہلے بچھڑا ذبح کیا۔ ہم آجکل پہلے مہمان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کھانا کھا کر تو نہیں آئے اور ایسے مہمان جو بے تکلف نہ ہوں بالعموم یہ کہہ دیتے ہیں کہ تکلف کی کیا ضرورت ہے اور میزبان اسی پر خود کو تسلی دے لیتا ہے کہ چلو چھٹی ہوئی خواہ بے چارے مہمان نے محض تکلف کی وجہ ایسا کیوں نہ کہا ہو اور فی الحقیقت بھوکا ہو۔ میزبان کو چاہئے کہ سنت ابراھیمی پر عمل کرتے ہوئے انہیں شربت۔ چائے یا کھانا وقت کی مناسبت سے بغیر پوچھے پیش کر دے۔ ہمارے ہاں اکثر سفر مجبوری کی حالت میں ہی کیا جاتا ہے سیاحت غرض کم ہی ہوتی ہے اس لئے جہاں جاکر انسان قیام کرتا ہے اگر ان کی طرف سے کسی بھی انقباض کا مظاہرہ ہو پر دل پر بہت گراں گذرتا ہے۔ مہمان کے لئے دو خوشی کے بول اور بشاشت کا اظہار جو قیمت رکھتا ہے وہ مرغن غذاؤں میں نہیں ملتی۔

دوسری طرف جہاں مہمان نوازی کی تاکید فرمائی گئی ہے وہاں چند امور کا خیال رکھنا مہمانوں پر بھی ازحد ضروری ہے تاکہ جہاں تک ممکن ہو میزبان پر کم سے کم بوجھ پڑے۔ کیونکہ یہ بات تو عیاں ہے کہ مہمانوں کی آمد سے گھر کا جو معمول ہوتا ہے اس میں تبدیلی ضرور آتی ہے۔ جہاں بھی حقوق ہوں گے وہاں فرائض بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں اس سلسلہ میں سب سے ضروری بات جس کا خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ بغیر اطلاع دیئے اور اجازت لئے اپنے آپ کو زبردستی کا مہمان مت بنائیے۔ عین ممکن ہے کہ جہاں آپ مہمان بن کر جا رہے ہوں ان کے پہلے ہی مہمان ٹھہرے ہوئے ہوں۔ دوسرے کبھی کسی ایسے گھر میں مہمان بن کر نہ جائیے جہاں گھر کا کوئی فرد بیمار ہو آپ کی وجہ سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

کے لئے رات کو کھڑے ہوئے تو میں بھی وضو کر کے آپؐ کے ساتھ بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ تو حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پیچھے سے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا یہ سمجھانا مقصود تھا کہ جب دو آدمی نماز پڑھیں تو مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو۔ اور یہ کہ تہجد کی نفلی نماز بھی با جماعت پڑھی جا سکتی ہے۔ اور نیز حدیث میں آتا ہے کہ جب با جماعت نماز ہو تو آنحضرت ﷺ بچوں کی صف پیچھے بنانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

ایک لڑکا عمرؓ نامی جس کو حضور ﷺ نے پالا تھا۔ کھانا کھانے کے وقت سالن کے پیالے میں ادھر ادھر ہاتھ مارتا تھا تو حضور نے فرمایا بچے اللہ کا نام لے کر شروع کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

حضرت ابن ابی سلمہ فرماتے ہیں ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے آپؐ نے فرمایا بیٹے میرے قریب آ جا اور اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کر۔ اور پھر ہدایت فرمائی کہ بیٹے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور داہنے ہاتھ سے پیو اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا اور پیتا ہے۔

ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ کھجور کے درخت سے کچھ کھجوریں گرانے کے لئے پتھر مار رہا تھا۔ تو لوگ اس کو پکڑ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے آئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے بچے۔ جو کھجوریں از خود گر گئی ہوں ان کو بے شک اٹھا لیا کرو۔ مگر پتھر نہ مارا کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا بھی کی۔

بقیہ صفحہ ۵

دوسروں پر ناحق بوجھ پڑے گا اور ان کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے کا موجب ہو گا۔ اور اگر اس گھر میں کوئی بچہ یا بچی امتحان دے رہی ہو یا امتحان کی تیاری میں مصروف ہو تو وہاں مت ٹھہریں۔ جب بھی آپ کسی کے ہاں جا رہے ہوں تو اپنے آنے کے دن اور وقت سے ضرور دوسرے کو مطلع کر دیں اور میزبان کو ائیرپورٹ۔ ریلوے سٹیشن یا بس سٹینڈ پر آپ کو ریسیو کرنے پر اصرار مت کریں خدا معلوم وہ آسانی سے وقت نکال

بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ میزبان پر غیر ضروری بوجھ مت ڈالیں اور ان سے مت مطالبہ کریں کہ آپ فلاں چیز پسند کرتے ہیں اور فلاں چیز کا پرہیز ہے جو بھی وہاں معمول کے مطابق پکتا ہے وہی کھائیں۔ بعض مہمان باہر جاتے ہوئے میزبان کو اطلاع نہیں دیتے کہ وہ کھانے پر واپس آئیں گے بھی یا نہیں جس کی وجہ سے میزبان بلکہ سارے خاندان کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ میزبان سے ان کے گھر کے کھانے کے اوقات معلوم کر لیں اور ان اوقات کے علاوہ میزبان سے مت توقع رکھیں یا مطالبہ کریں کہ جب بھی آپ آئیں تو آپ کو کھانا دیا جائے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے رات کو دیر سے آنے کا پروگرام ہو تو گھر والوں سے باہر کے دروازے کی چابی لے لیں تاکہ میزبان کو تکلیف دیئے بغیر آپ گھر میں داخل ہو سکیں۔ میزبان کا ٹیلی فون ان کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں خاص طور پر شہر سے یا ملک سے باہر کی کال کے لئے۔ اگر استعمال کریں تو شہر سے باہر اور ملک سے باہر کالوں کا بل ادا کرنا آپ کی اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے۔ دوسرے کے گھروں میں خواہ وہ کتنے ہی قریبی کیوں نہ ہوں اپنے بچوں کو سنبھال کر رکھیں کہ وہ ان کی چیزیں خراب نہ کریں۔ توڑ پھوڑ نہ کریں دیواریں خراب نہ کریں۔ شاید سب سے زیادہ تکلیف دہ یہ چیز ہوتی ہے جس کا مہمان خیال نہیں رکھتے۔ میزبان کو پہلے سے بتا دیں کہ آپ کا کتنے روز قیام کا ارادہ ہے۔ جس کمرے میں آپ کا قیام ہو اس کی صفائی آپ کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ میزبان سے توقع رکھنی کہ وہ یہ خدمت بھی انجام دے زیادتی ہے۔ آپ جب بھی کسی کے ہاں مہمان بن کر جائیں تو کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ساتھ لیکر جائیں۔ تحائف سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ اور سب سے آخر کہ واپس آکر میزبان کو ضرور شکریہ کا خط لکھیں۔

مہمان نوازی انبیاء کی سنت میں سے ہے۔ خدا کا کلام اور ان کا اسوہ اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور جو بھی انبیاء کی سنت ہو اس پر عمل کرنا نہ صرف موجب ثواب بلکہ برکت ہے۔

آجکل بالعموم امراء ہی زیادہ سیاحت پر نکلتے ہیں کیونکہ دریں حالات یہ بہت مہنگا مشغلہ ہو گیا ہے اگر اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہر ایک بستی والے انفرادی نہ سہی اجتماعی طور پر مہمان خانہ کا بندوست اپنے خرچ پر چلائیں جہاں مسافر اگر مفت نہیں تو بہت سستے داموں پر تین دن تک قیام کر سکیں۔ ایسے پراجیکٹ NO LOSS NO PROFIT کے اصولوں پر چلائے جائیں تو سیاحت کے میدان میں انقلاب آجائے اور متوسط درجہ کے لوگ بھی سیاحت کر سکیں جس سے بین الاقوامی تعلقات اور خود اپنے ملک میں مختلف طبقوں اور کلچر کے لوگوں میں روابط اور بھائی چارہ بڑھے گا۔ اس طرح دین حق کی تعلیم کی سپرٹ کو یعنی تین دن کی مہمان نوازی مسافر کا حق ہے قائم رکھتے ہوئے نئے حالات کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔

اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اُولوالعزم بن جائے تب بھی انسان خدا کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

روزنامہ الفضل ۳- جولائی ۱۹۴۸ء کے صفحہ اول کا عکس

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

الفضل — روزنامہ لاہور پاکستان — یوم شنبہ

شرح چندہ: سالانہ چندہ ۲۱ روپے — ششماہی ۱۱ — سہ ماہی ۶ — ماہوار ۲ — قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ — ۲ روفا ۱۳۲۷ ہش — ۲۴ شعبان ۱۳۶۷ھ — ۳ جولائی ۱۹۴۸ء — نمبر ۱۴۹

حکومتِ ہند نے دکن ایرویز کے ہوائی جہازوں پر بھی پابندی عائد کردی

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمد و رفت بالکل بند ہوگئی

لداخ کی وادی میں ایک اہم ہندوستانی چوکی پر آزاد فوج کا قبضہ

مغربی پنجاب کے رہنے والے مہاجرین کا حق تسلیم کر لیا گیا

دریائے سندھ میں سیلاب

لاہور ۲ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے سندھ میں سیلاب آیا ہے اور ڈیرہ غازی خاں کے کئی گاؤں سیلاب کی زد میں آچکے ہیں۔

کشمیر میں احمدیہ آرگن اصلاح کے ایڈیٹر کی نظر بندی

غلام نبی صاحب گلگار کے خلاف مقدمہ بغاوت

سردار حیدرآباد کی امداد کے لئے تیار ہیں

تجاویز صلح کو مسترد کر دیا گیا۔ مزید گفت و شنید کے لئے نمائندے بھیجنے سے انکار

مہاجر ممبران اسمبلی کی طرف سے حکومت کا شکریہ

اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے تب بھی انسان خدا کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "غزالہ شعیب" نام عطا فرمایا ہے۔

بچی کے نیک خادم دین ہونے اور درازعمر کے لئے درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب استاد مدرستہ الحفظ کی والدہ محترمہ اہلیہ مکرم ملک محمد شریف صاحب محمود آباد جہلم کو گزشتہ دنوں بہت زیادہ بلڈ پریشر ہو گیا تھا۔ اس کا ٹانگوں پر بہت برا اثر پڑا ہے۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور کی ہمشیرہ ثریا بیگم صاحبہ گوجرانوالہ میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خادم بیت الذکر کی ضرورت

○ جماعت احمدیہ حافظ آباد بیت الذکر جلال پور روڈ کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ عمر ۴۵-۵۰ سال ہونی چاہیے۔ بچوں کو کلام الٰہی پڑھا سکیں۔ ضلع حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ اور سائیکل چلانے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

چوہدری محمد عبداللہ
صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد
ضلع حافظ آ...

مستقل معلمین وقف جدید کی کلاس

وقف جدید کے مستقل معلمین کی کلاس ۱۵- جنوری ۱۹۹۴ء سے شروع ہو رہی ہے۔ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں نیز وہ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید وقف زندگی کی خواہش رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف کے -۳۱- دسمبر ۱۹۹۳ء تک دفتر کو ارسال فرمائیں۔

نام- ولدیت- عمر- سکونت- تعلیم- تاریخ بیعت- دینی تعلیم۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بچوں کو بھی تحریک جدید کا مجاہد بنائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) کی طرف سے تحریک جدید کے سال نو کے اعلان پر بفضل خدا اکثر جماعتوں نے اپنی قربانیوں میں معقول اضافہ پیش کیا ہے۔

بعض جماعتوں نے بچوں کی طرف سے بھی یکصد روپے فی بچہ کی فہرست بھجوا کر اپنے بچوں کو اس مجاہدہ میں نمایاں مقام عطا فرمایا ہے۔ ایسے بچے یقیناً اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی خصوصی دعائیں حاصل کریں گے۔ اور مستقبل میں بڑے فعال اور مخلص مجاہد بنیں گے۔

بچوں کو تحریک جدید کے مجاہدین میں شامل کرنے کی ذمہ داری ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لجنات کے سپرد فرمائی گئی ہے خواتین ہر ممکن سعی فرمائیں کہ وہ خود بھی کم از کم پانچ سو روپے دیکر معاونین خصوصی میں شمولیت کا شرف پائیں اور بچوں کو نمایاں مقام دیکر ان کے مستقبل کو روشن اور بابرکت بنائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ نوٹ بک

○ خاکسار کی ایک نوٹ بک جس میں نجی آمدو خرچ کے اندراجات ہیں ۹۳-۱۱-۱۶ کو دفتر تحریک جدید سے گولبازار جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔

جس صاحب کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ چوہدری شبیر احمد
وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۱-نومبر-ہلکی سردی کا سلسلہ جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۵ درجے سنٹی گریڈ

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے نیو یارک میں ایشیا سوسائٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہمیشہ امریکہ سے وفادار رہا لیکن بدلے میں اسے منشیات اور اسلحہ ملا۔ اب پاکستان کو امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی ہوگی کوئی ذمہ دار حکومت ایٹمی پروگرام سے دستبردار نہیں ہو سکتی۔ سرد جنگ کے زمانے میں پاکستان نے امریکہ کا ساتھ دیا۔ سوویت یونین کے خلاف اپنی سرزمین پر اڈے فراہم کئے۔ افغان جنگ میں ساتھ دیا۔ لیکن امریکہ اصولوں پر نہیں مصلحت کوشی کی پالیسی پر گامزن ہے۔ انہوں نے پریسلر ترمیم پر خاص طور پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس ترمیم کو صرف پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ علاقے کے ہر ملک کے خلاف استعمال کرنا چاہئے۔ امریکہ کشمیر اور بوسنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی روکنے میں قطعاً" ناکام ہو گیا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بڑی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ ہم قومی سلامتی کے سوال پر سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں لیکن جب تک کشمیر کا مسئلہ باقی ہے کشیدگی باقی رہے گی۔

○ وزیر اعظم محترمہ نے کہا ہے کہ خواتین کی نشستوں کی بحالی کا بل جلد ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے انتخاب میں بھی ہارس ٹریڈنگ ہوئی انہوں نے کہا کہ ہماری نظر روشن مستقبل پر ہے۔ موجودہ حالات سے ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں ہرانے کے لئے قاضی حسین احمد کو آلہ کار بنایا گیا۔ پیپلز پارٹی نے آمر اسحاق خان سے مل کر منتخب حکومت کو غیر مستحکم کیا انہوں نے کہا کہ ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں ہونا چاہئے ہماری پالیسیوں کے باعث اندرون ملک غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہوا تھا۔

○ کراچی ائرپورٹ پر وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میں وزیر اعظم ہونے کے باوجود اپنے بھائی کے لئے کچھ نہیں کر سکتی امن وامان سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کسی کیخلاف سنگین مقدمات واپس نہیں ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی دوستیاں جی ایم سید اور ولی خان جیسے غداروں کے ساتھ ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بھٹو کیس کی از سر نو سماعت ہونی چاہیے۔ تاکہ اصل مجرم بے نقاب ہو سکیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم تمام معاملہ کی از سر نو تحقیقات کا حکم دیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پارٹی کو مضبوط بنانے کے لئے فوری طور پر انتخاب کرائے جائیں۔

○ نواز شریف حکومت کے بارے میں وائٹ پیپر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ یہ دسمبر میں جاری ہو گا۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے نواز لیگ اور دیگر جماعتوں کے اراکین کو ساتھ ملانے کے لئے فلور کراسنگ آرڈیننس منظور نہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ آرڈیننس معین قریشی کی نگران حکومت کے دور میں جاری ہوا تھا۔ اب اس کی جگہ نیا قانون لایا جائے گا۔ یہ نیا قانون نواز لیگ کے افراد کو حکومت میں شامل کرنے کے بعد نافذ کیا جائے گا۔

○ سینٹ کی ڈپٹی چیئر پرسن ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی نے عورتوں کی نشستوں کے بارے میں پیکیج ڈیل کی بات کو عورتوں کی توہین قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عورتوں کی نشستوں کا بل فوری طور پر منظور کیا جائے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم ضمنی انتخابات میں دھاندلی نہیں ہونے دیں گے۔ ہر سیٹ پر ڈٹ کر مقابلہ کریں گے انہوں نے کہا کہ دھاندلی پیپلز پارٹی کی سرشت میں شامل ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہمارے مخالفین کی سیاست جھوٹ کا پلندہ ہے۔ یہ ضمنی انتخابات میں بھی شکست کھائیں گے۔ ہمارے مخالفوں کا واحد مشن اپنی ملوں اور فیکٹریوں میں اضافہ کرنا ہے۔

○ سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ضلعی گورنروں کی تجویز پیپلز پارٹی کے اراکین اسمبلی بھی نہیں مانیں گے۔ وزیر اعظم قوم کو اعتماد میں لیں کہ وہ آٹھویں ترمیم میں کیا تبدیلی چاہتی ہیں۔ تب ہی اپوزیشن اپنی تجاویز دے سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بے نظیر نے کواپریٹو اور تاج کمپنی کے سکینڈل کے نادھندگان کی فہرست شائع کی تو ان کے اپنے ساتھیوں کے نام بھی اس میں شامل ہونگے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے گذشتہ روز پاک بحریہ کی تقریب میں شرکت کی اور مختلف جزائر کا دورہ کیا۔ ماہی گیروں سے ان کے مسائل معلوم کئے۔ محترمہ نے ایک جنگی جہاز کے پاک بحریہ میں شامل ہونے کی تقریب میں بھی شرکت کی۔

○ چین کے صدر نے انسانی حقوق کے معاملے میں امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کی تنقید مسترد کر دی ہے۔ دونوں صدور کے درمیان ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات ہوئی صدر کلنٹن نے مذاکرات کے دوران شمالی کوریا کے معاملہ میں تعاون پر چینی صدر کی تعریف کی۔ امریکہ صدر نے کہا کہ چین جیسے بڑے ملک کو الگ تھلگ نہیں کیا جا سکتا۔ چینی وزیر خارجہ نے اس ملاقات کے بعد بتایا کہ بات چیت مثبت اور تعمیری فضا میں ہوئی ہے رابطے جاری رکھے جائیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مسلمان رہنماؤں نے خبردار کیا ہے کہ اگر درگاہ حضرت بل کا محاصرہ ۶ دن کے اندر اندر ختم نہ کیا گیا تو پوری وادی میں دوبارہ ہڑتال کر دی جائے گی۔ سری نگر میں ہونے والی کل جماعتی کانفرنس میں کہا گیا کہ درگاہ حضرت بل کا تقدس برقرار رکھنے کے لئے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دیا جائے گا۔

○ اسرائیل میں واقع مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں پی ایل او اور اسرائیل کے درمیان باہمی معاہدے پر ۱۳۔ دسمبر تک عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ ان علاقوں میں تعینات اسرائیل فوج کی واپسی اگلے ماہ سے شروع ہو کر اپریل ۹۴ء تک مکمل ہو جائے گی۔ معاہدے پر عمل درآمد کی راہ میں باقی ماندہ رکاوٹیں دور کرنے کے لئے مذاکرات اب بھی جاری ہیں۔

○ بوسنیا اور کروشیا کے سربراہوں نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ بوسنیا کو جانے والے امدادی قافلوں کو تحفظ دینے کے لئے طاقت کا استعمال کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ حالیہ شدید برفباری کے باعث محصور علاقوں میں خوراک اور امداد پہنچانا بے حد ضروری ہو گیا ہے۔

○ تاجکستان میں خانہ جنگی کے باعث ہزاروں مہاجرین ہجرت کر کے افغانستان آگئے ہیں۔ شدید سردی کے باعث ان پناہ گزینوں کو بے حد مشکلات کا سامنا ہے۔

○ امریکہ چین اور جاپان سمیت ایشیا اور بحرالکاہل کے ۱۵ ممالک نے عالمی تجارت کو آزاد بنانے اور تجارتی رکاوٹیں دور کرنے کا عہد کیا ہے تاکہ ۱۵۔ دسمبر کو ہونے والے عالمی تجارتی مذاکرات کو کامیاب بنایا جا سکے۔

○ شمالی آئرلینڈ میں قیام امن کی کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ یہاں امن کے قیام کے لئے حالات جتنے سازگار ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔

○ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے مقررہ کمیٹی نے فوری سفارشات طلب کر لی ہیں۔ کمیٹی نے ملازمین کی تنظیموں سے بھی مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ اگرچہ ایم کیو ایم نے صدر فاروق لغاری کو ووٹ دیئے لیکن ان کی دوستی پائیدار نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی صوبے کی حکومت کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ سیاسی خودکشی کے مترادف ہو گا۔

ربوہ میں بجلی کی بندش

محکمہ بجلی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ میں ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷اور ۲۹ نومبر ۹۳ء کو صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک بجلی بند رہا کرے گی۔

داخلہ جاری ھے
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔
بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے
کلاسیں یکم دسمبر ۹۳ء سے شروع ہونگی
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر منظور شدہ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں، اور بائیوکیمک کی تمام ادویات۔ خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ پاکستان۔ فون آفس ۱۷۱، کلینک ۶۰۶

خواتین کیلئے خوشخبری
سلے سلائے کوٹ برقعے بہترین تلے کی کڑھائی میں
کوٹ والے سوٹ اور جیکٹ والے سوٹ
بچوں کے فراک چوڑی والے پاجامے کیساتھ
حبیب بوتیک ریلوے روڈ ربوہ
فون بوتیک : ۲۱۱۶۳۸ گھر : ۲۱۱۱۹۳

پتہ